

قربانج اور مسائل

اللہ کریم کو اپنے بندوں سے بہت محبت ہے اور وہ نہیں چاہتا کہ اس کا کوئی بندہ نارِ جہنم کا ایندھن بنے، اسی لئے اس نے اپنے انبیاء کرام کے ذریعے اپنے بندوں کے لئے جنت کے راستے ہموار کئے اور ایسے ایسے عظیم اور آسان طریقے اور ذرائع مقرر کئے کہ جنہیں اپنا کر انسان اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے، دنیا و آخرت کی ذلت و رسوائی سے محفوظ ہو جاتا ہے اور جنت الفردوس اس کا مقدر بن جاتی ہے۔ اُن طریقہ جات اور ذرائع میں سے قربانی کرنا بھی ایک ایسا عظیم الشان عمل ہے کہ جس سے انسان کو اللہ تعالیٰ کی قربت نصیب ہو جاتی ہے اور اس کی دنیا و آخرت بھی سنور جاتی ہے۔

لفظ 'قربانی' کا معنی و مفہوم

لفظ قُرْبَانِيَّ قَرَبَ يَقْرُبُ سے مصدر بروزن فُعْلَان ہے جبکہ بعض اقوال کے مطابق یہ لفظ صیغہ اسم فاعل بروزن ضُرْبَان ہے اور بعد میں اس کے آخر میں یاے نسبتی لگا دینے سے لفظ قُرْبَانِي بن گیا۔ (لسان العرب: ۶۶۲/۱، ۶۶۵)

اب یہ لفظ اُن جانوروں کے لئے علم کی حیثیت اختیار کر چکا ہے جو عید الاضحیٰ کے دن اللہ تعالیٰ کے لئے ذبح کئے جاتے ہیں۔ اس اعتبار سے قُرْبَانِي کا معنی یہ ہوا کہ قریب کر دینے والی۔ کیونکہ یہ عمل انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیتا ہے، اس لئے اسے قربانی کہتے ہیں۔

قربانی کی ابتدا

قرآن حکیم کی اس آیت مبارکہ ﴿وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنَسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ﴾ (الحج: ۳۴) سے معلوم ہوتا کہ قربانی شروع ہی سے ہر امت یعنی ہر قوم پر مقرر کی گئی تھی جبکہ قربانی دینے کے طریقے مختلف تھے۔ قرآن مجید میں یہ

مذکور ہے کہ سب سے پہلے ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قربانی پیش کی، ایک بیٹے کی قربانی قبول ہوگئی جبکہ دوسرے کی رد کر دی گئی۔ قربانی کا یہ سلسلہ یوں نہیں چلتا رہا، یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے اپنے پیارے لخت جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی اللہ کی راہ میں پیش کر دی اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے ہوئے ان کے بیٹے کی جگہ جنت سے بھیجے گئے دُنبے کو ذبح کروادیا۔

قربانیوں کا یہ سلسلہ بدستور جاری رہا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب حضرت محمد ﷺ کو بھی بذریعہ وحی قربانی دینے کا حکم فرمایا:

﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَنْحَرْ﴾ (الکوثر: ۲۰)

”اے محمد ﷺ! ہم نے آپ کو خیر کثیر عطا فرمائی، لہذا آپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھیں اور قربانی بھی دیں۔“

اہمیت قربانی

قربانی کی اہمیت کا اندازہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی اس حدیث پاک سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: «مَنْ وَجَدَ سِعَةً فَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا» (سنن ابن ماجہ: ۱۲۳۰ قال الالبانی: حسن، مسند احمد: ۳۲۱/۲) ”جو آدمی قربانی کرنے کی استطاعت رکھتا ہو، پھر بھی قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ میں داخل نہ ہو۔“

ایک دوسری حدیث سے بھی قربانی کی اہمیت واضح ہوتی ہے جس کے الفاظ کچھ یوں ہیں:

«أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سَنِينَ يُضَحِّي» ”نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں دس سال مقیم رہے اور ہر سال قربانی دیا کرتے تھے۔“ (جامع ترمذی: ۱۵۰۷)

یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری سال حجۃ الوداع کے موقع پر سو (۱۰۰) اونٹ نحر (قربان) کئے جن میں سے تریسٹھ (۶۳) کو آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے ذبح کیا اور باقی کو ذبح کرنے کا کام حضرت علیؓ کے سپرد کیا اور اس کے ساتھ اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے ایک گائے بھی ذبح فرمائی۔ (صحیح مسلم: ۱۲۱۸)

مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ جو شخص قربانی کی استطاعت رکھتا ہو، اسے لازمی طور پر قربانی کرنی چاہئے بلکہ ایک جگہ پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلَى كُلِّ أَهْلٍ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَضْحِيَّةً» (ابوداؤد: ۲۷۸۸)

”اے لوگو! ہر اہل خانہ پر ہر سال قربانی دینا ضروری ہے۔“ (قال الالبانی: حسن)

اس بنا پر بعض ائمہ کرام نے قربانی کو صاحب استطاعت پر واجب بھی قرار دیا ہے۔

فضائل قربانی

● قربانی اور قربانی دینے والے کی فضیلت میں کئی ایک احادیث منقول ہیں، جیسا کہ ایک مقام پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«ما عمل آدمي من عمل يوم النحر أحب إلى الله من إهراق الدم إنها لتأتي يوم القيامة بقرونها وأشعارها وأظلافها وأن الدم ليقع من الله بمكان قبل أن يقع من الأرض فطيبوا بها نفسا» (ترمذی: ۱۴۹۳، ابن ماجہ: ۱۳۲۶)

”اللہ تعالیٰ کو عید الاضحیٰ کے دن قربانی سے بڑھ کر کوئی بھی عمل زیادہ محبوب نہیں ہوتا، بیشک روز قیامت قربانی کے جانور کا ثواب، سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت ملے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل ہی قربانی بارگاہ الہی میں قبول ہو جاتی ہے، لہذا بخوشی قربانی کیا کرو۔“

● ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے بایں الفاظ فضیلت قربانی کا تذکرہ فرمایا:

«استغفرهوا ضحيا کم فإنها مطاياکم علی الصراط»

”یعنی موٹے اور تازے جانوروں کی قربانی کیا کرو، کیونکہ وہ پل صراط پر تمہاری سواریاں ہوں گے۔“ (تلخیص الحبیبر: ۱۳۸/۴، کنز العمال: ۱۲۱۷۷)

حقیقت قربانی اور اس کا اجر و ثواب

● صحابہ کرامؓ نے ایک دن عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ یہ قربانی کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: «سنة أبيكم إبراهيم» یعنی ”یہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔“

● پھر عرض کیا کہ ان قربانیوں کا اجر و ثواب کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”پورے جسم کے ہر بال کے بدلے ایک ایک نیکی ملے گی۔“ (سنن ابن ماجہ: ۳۱۲۷)

① ایک اور حدیث مبارک میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «من ضحی طيبة نفسه محتسبا لأضحيته كانت له حجابا من النار» (مجمع کبیر از طبرانی، جامع الصغیر) ”جس نے خوشی کے ساتھ قربانی کی اور اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی اُمید بھی رکھی تو یہ قربانی اس کے لئے جہنم کے مقابلہ میں ڈھال بن جائے گی۔“ ☆

اہم مسائل قربانی

قربانی کے جانور کو خریدتے وقت اچھی طرح چیک کر لیں تاکہ بعد میں کوئی پریشانی نہ ہو کیونکہ بازاروں اور منڈیوں میں رطب و یابس دونوں طرح کی اشیاء موجود ہوتی ہیں۔ مسائل و احکام قربانی کتب احادیث اور کتب فقہ میں تفصیلی طور پر موجود ہیں، ذیل میں ہم چند اہم اور ضروری مسائل کا بالترتیب اور بحوالہ تذکرہ کرتے ہیں۔ ان شاء اللہ

① بکرا ہو، مینڈھا ہو، گائے ہو یا اونٹ سب کے لئے ضروری ہے کہ وہ مُسنَّہ ہوں، ہاں اگر کسی مجبوری کے پیش نظر مُسنَّہ نہ ملے تو پھر بھیڑ کا جَذَعۃ بھی کیا جاسکتا ہے: «لا تذبحوا إلا مسنة إلا أن يعسر عليكم فتذبحوا جذعة من الضأن» (صحیح مسلم: ۱۹۶۳) حدیث مذکور میں موجود لفظ مُسنَّہ کے بارے اہل علم کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے، بعض کے نزدیک اس سے مراد دو دانتوں والا یعنی دوندا جانور ہے اور بعض کے نزدیک اس سے مراد ایک سال تک کی عمر کا جانور ہے۔ جبکہ راجح قول یہی ہے کہ مُسنَّہ سے مراد دوندا جانور ہے۔ جیسا کہ لغات، شرح مشکوٰۃ، مجمع البحار اور تاج العروس وغیرہ میں مذکور ہے۔ پھر ایک اور حدیث سے اس قول کی تائید ملتی ہے جس کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں:

«ضحوا بالثنايا» (نصب الراية للزيلعي: ۲۱۶/۴)

”یعنی تم دو دانتوں والے (دوندے) جانوروں کی قربانی کیا کرو۔“

مندرجہ بالا احادیث و اقوال سے ثابت ہوا کہ قربانی کے لئے جانور کا مُسنَّہ ہونا ضروری ہے جبکہ مُسنَّہ سے مراد دوندا جانور ہی ہے۔ صحیح مسلم کی مذکورہ روایت میں یہ بھی ثابت ہے

☆ فضائل قربانی، اور حقیقت قربانی کے زیر عنوان ذکر کردہ تمام احادیث کو علامہ البانیؒ نے ضعیف قرار دیا ہے لیکن واضح رہے کہ اس سے قربانی کی اہمیت یا سنت مؤکدہ ہونے پر کوئی فرق واقع نہیں ہوتا، مزید تفصیل کے لئے دیکھیں: فضائل قربانی کی احادیث کا علمی و تحقیقی جائزہ از غازی عزیر مبارکپوری (محدث، اپریل ۱۹۹۳ء)

کہ اگر کسی شرعی مجبوری کی بنا پر مُسنۃ میسر نہ ہو سکے تو بھیڑ کا جذعہ قربانی کرنا جائز ہے۔ یہاں مناسب ہوگا کہ لفظ جذعۃ کی بھی کچھ وضاحت ہو جائے کیونکہ بعض لوگ اس لفظ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بالکل چھوٹے چھوٹے جانور قربانی کے لئے ذبح کر لیتے ہیں اور تمام جانوروں کے بچوں کو بطور قربانی ذبح کرنا جائز بھی سمجھتے ہیں حالانکہ صحیح مسلم کی اس حدیث سے بالکل واضح ہوتا ہے کہ جذعۃ یعنی بھیڑ کا بچہ اسی صورت میں قربانی کرنا جائز ہے جب کوئی ایسی مجبوری پیدا ہو جائے جس کے پیش نظر دندا ملنا محال ہو جائے بصورتِ دیگر نہیں۔ رہی بات لفظ جذعۃ تو یہ لفظ مضبوط اور قوی کے معنی میں آتا ہے، نیز یہ مُسنۃ کا نصف ہوتا ہے۔ اب جب آپ ﷺ نے جذعۃ من الضأن کی قید لگا دی تو ظاہر یہ ہوا کہ دندا نہ ملنے کی صورت میں جذعۃ قربان کیا جاسکتا ہے لیکن وہ جنس بھیڑ سے ہونہ کہ کسی اور جنس سے۔ جیسا کہ اس بات کو حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں اور علامہ ابن عثیمین نے الشرح الممتع میں راجح قرار دیا ہے۔ بعض اہل علم نے اس بات کو واضح کیا کہ جذعۃ ضأن تقریباً گیارہ سے بارہ ماہ تک کے بھیڑ کے بچے کو کہتے ہیں۔ واللہ اعلم☆

② قربانی کا جانور موٹا تازہ اور صحت مند ہونا چاہئے۔ (سنن ابوداؤد، جامع ترمذی)

③ قربانی کے لئے کمزور، بیمار، لاغر، لنگڑا، معذور، کاٹا، بھیڑگا، کان کٹا اور سینک ٹوٹا، یعنی ناقص و عیب دار جانور نہیں ہونا چاہئے۔ (سنن ابوداؤد، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ، سنن دارمی)

④ خصی جانور کی قربانی کرنا جائز ہے کیونکہ خصی ہونا کوئی نقص نہیں ہے۔

(مسند احمد، سنن ابوداؤد، سنن نسائی، ابن ماجہ، سنن دارمی)

⑤ آلاتِ قربانی مثلاً چھری، ٹوکہ وغیرہ جانوروں سے چھپا کر تیز کریں⑥ نیز ایک جانور کو دوسرے کے سامنے ذبح کرنے سے پرہیز کریں کیونکہ اس عمل سے جانور تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ (معجم طبرانی، مستدرک حاکم)

⑥ قربانی کا جانور مالک خود ذبح کرے یا پھر کم از کم بوقتِ ذبح قریب کھڑا رہے کیونکہ جانور

☆ اس سلسلے میں مزید تفصیل کے لئے محدث کے شمارہ اپریل ۱۹۹۹ء میں شائع ہونے والا مضمون ملاحظہ کریں:

”جذعۃ من الضأن کی تحقیق“، از مولانا عبدالرحمن عزیز الدہ آبادی

⑦ مزید تفصیل کیلئے: جانور ذبح کرنے کا اسلامی طریقہ از ڈاکٹر شفیق الرحمن کیلانی (مطبوعہ محدث اپریل ۲۰۰۰ء)

کے خون کے قطرے زمین پر گرنے سے قبل ہی گناہ (صغیرہ) معاف ہو جاتے ہیں۔
(صحیح مسلم، مسند بزار)

⑧ قربانی نماز عید پڑھنے کے بعد ذبح کرنی چاہئے کیونکہ جو قربانی قبل از نماز عید کی جائے وہ قربانی شمار نہیں ہوتی بلکہ عام صدقہ ہوگا۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

⑨ ایک جانور پورے گھر یعنی اہل خانہ کی طرف سے کافی ہوتا ہے۔ (سنن ابوداؤد) ہاں اگر کوئی استطاعت رکھتا ہو تو ہر فرد کی طرف سے الگ الگ قربانی بھی کی جاسکتی ہے۔ (بخاری)

⑩ کسی فوت شدہ شخص کی طرف سے بھی قربانی کرنا جائز ہے مگر اس وقت کہ جب آدمی خود بھی اپنی طرف سے قربانی دے اور میت کے لئے علیحدہ دے۔

(صحیح مسلم، سنن ابوداؤد، جامع ترمذی)

⑪ گائے میں سات حصے دار اور اونٹ میں بھی سات حصے دار شریک ہو سکتے ہیں۔ (صحیح مسلم)

ایک دوسری روایت کے مطابق اونٹ میں دس حصے دار بھی شریک ہو سکتے ہیں۔
(مسند احمد، جامع ترمذی، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ)

⑫ قربانی کا گوشت تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

۱۔ اپنے لئے ۲۔ اپنے عزیز واقارب، دوست احباب اور ہمسایوں کے لئے
۳۔ غرباء، فقراء اور مساکین کیلئے (تفسیر ابن کثیر، سورۃ الحج اور الشرح الممتع ۷/۳۸۱-۳۸۲)

⑬ قربانی کی کھال اور گوشت قصاب کو ہرگز نہ دیں بلکہ ذبح کرنے کی اجرت علیحدہ دیں اور کھال صدقہ کر دیں۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

⑭ قربانی کی کھالیں وہیں استعمال کریں جہاں زکوٰۃ استعمال ہو سکتی ہے، جیسا کہ دینی مدارس، غرباء، فقراء اور مساکین وغیرہ۔ (تفسیر ابن کثیر)

⑮ قربانی کی رقم کسی دوسرے اچھے کام پر خرچ کرنے سے نہ تو قربانی کا ثواب ملتا ہے اور نہ ہی یہ قربانی کا بدل بن سکتا ہے۔ (سنن دارقطنی)

⑯ عید الاضحیٰ کی نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا اور بعد میں قربانی کا گوشت کھانا سنت ہے۔
(مسند احمد، جامع ترمذی، صحیح ابن حبان)

۱۶) جو آدمی قربانی کرنا چاہتا ہو وہ ذوالحجہ کا چاند دیکھ لینے کے بعد قربانی ذبح کرنے تک اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔ نیز جو کوئی قربانی کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ بھی اگر یہ عمل اپنائے تو اللہ تعالیٰ اسے بھی اجر و ثواب سے نوازے گا۔ (صحیح مسلم، سنن ابوداؤد)

مسنون طریقہ قربانی: قربانی کے جانور کو اس طرح زمین پر لٹائیں کہ اس کا پیٹ اور منہ قبلہ رخ ہو، پھر بائیں ہاتھ میں اس کا منہ پکڑ لیں جبکہ دایاں پاؤں اس کی گردن پر رکھیں اور پھر تکبیر یعنی «بسم اللہ، اللہ اکبر» پڑھ کر ذبح کر دیں۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم) ذخیرہ احادیث میں اور بہت سی دعائیں بھی موجود ہیں جنہیں بوقت قربانی پڑھا جاسکتا ہے۔

فلسفہ قربانی

- ۱) اللہ تعالیٰ کی عبادت کا اجتماعی طور پر منظر پیدا ہو جاتا ہے۔
- ۲) مسلمانوں کی اجتماعی قوت نمایاں طور پر ظاہر ہو جاتی ہے۔
- ۳) جن لوگوں کو سال بھر گوشت دیکھنا نصیب نہیں ہوتا، انہیں بھی قربانی کے روز وافر مقدار میں گوشت مل جاتا ہے۔
- ۴) قربانی کی کھالوں سے غرباء، فقرا اور مساکین وغیرہ کی مالی امداد ہو جاتی ہے۔
- ۵) مختلف مصنوعات جو کہ چمڑے اور ہڈیوں سے بنائی جاتی ہیں، ان کے لئے وافر مقدار میں میٹرل مہیا ہو جاتا ہے۔

قربانی سے اللہ تعالیٰ کو کیا مطلوب ہے؟

اگر دیکھا جائے تو قربانی کے جانور کا گوشت پوست ہمارے کام آتا ہے بلکہ اس کے کھالوں اور بالوں وغیرہ سے ہم ہی فائدہ اٹھاتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ کو قربانی سے کیا مطلوب ہے؟ وہ اس سے کیا چاہتا ہے؟ تو جواب میں یہ آیت مبارکہ سامنے آ جاتی ہے کہ ﴿لَنْ يَنَالَ اللَّهُ لُحُومُهَا وَلَا دِمَائُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ﴾ (الحج: ۳۷) ”اللہ تعالیٰ کو تمہاری قربانیوں کا گوشت و خون نہیں پہنچتا بلکہ اس کے پاس تو تقویٰ پہنچتا ہے۔“ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو تو صرف اور صرف اخلاص و تقویٰ مطلوب ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ قربانی جیسے عظیم عمل میں ہر قسم کے دکھاوے سے بچنا چاہئے اور صرف رضا الہی کے لئے قربانی ہونی چاہئے کیونکہ وہ تو سینوں کے بھیدوں کو بھی جاننے والا ہے۔